اس کو اگر سمجھ لیا جائے تو پھر نفس انسانی اور خواہشات کے طریقوں سے بھی کافی واقفیت ہو جائے گی۔ جن ذاتی اور مجموعی بندشوں میں ہم جکڑے ہوئے ہیں اور جس طور ہم ان سے متاثر ہوتے ہیں ان کو پوری طور پر ہمیں جان لینا چاہیے۔ اگر اپنے نفس کی ساری کارروائیوں سے اور متضاد خواہشات اور مشاغل سے، اور نیز اپنی امید و بیم سے ہمیں پوری آگہی ہے، تو اپنے نفس کی محدود کیفیت سے آزاد ہو کر ہم اعلیٰ مراتب پر پہنچ سکتے ہیں۔

صرف اُنس و محبت اور راسخ الخیالی سے سچا اندرونی انقلاب پیدا ہو سکتا ہے، لیکن سوال تو یہ ہے کہ ہم میں اُنس کیسے پیدا ہو؟ اُنس تو محض خیالی تصور سے نہیں بلکہ تب پیدا ہو گا جب ہمارا دل نفرت سے پاک ہو، جب حرص و طمع نہ ہو، اور خودی کا گمان جو تنازعہ کی جڑ ہے، یک قلم دور ہو جائے۔ جو شخص حصولِ مفاد اور حرص و حسد میں پھنسا ہوا ہے وہ محبت کبھی نہیں رکھ سکتا۔ بغیر محبت اور صحیح تفکر کے جور و ستم اور بے رحمی میں برابر اضافہ ہوتا رہے گا۔ نفاق انسانی کے انسداد کا مسئلہ محض امن و امان کے معیار کے درپے رہنے سے حل نہیں ہوگا۔ بلکہ اس کا حل تب ہی ممکن ہے، جب لڑائی جھگڑے کے ان تمام اسباب سے جو ہم جنسوں کی اور اپنی زندگی کے متعلق ہمارے خیالات سے پیدا ہوتے ہیں، ہمیں پوری آگاہی ہو جائے ایسی آگاہی تو صرف صحیح قسم کی تعلیم سے ہو سکتی ہے۔ بغیر باطنی تغیر، نیک دلی، اور قلب ماہیت کے جو خود شناسی ہی سے ممکن ہے، انسان کے لیے امن اور سکھ چین حاصل کرنا محال ہے۔

باب چہارم

تعلیم اور امن عالم

یہ دریافت کرنے کے لیے کہ دنیا میں موجودہ نازک حالت میں تعلیم کا کتنا ہاتھ ہو سکتا ہے؟ اسکے سمجھنے کی پہلے ضرورت ہے کہ ایسی بدامنی کیسے وجود میں آئی؟ یہ تو یقیناً ان غلط اقدار کا نتیجہ ہے جو انسانی تعلقات یا دولت و تصورات کے بارے میں ہمارے رہا کئے ہیں۔ اگر دوسروں کے ساتھ خود پروری اور سینہ زوری کے ڈھنگ، اور ملکیت و جائداد کے ساتھ ذاتی مفاد اور حرص کے طریقے جاری رہے تو سوسائٹی کی ساخت میں لاگ ڈانٹ اور تفرقہ رہنا لابدی ہے۔ جہاں تک ہمارا تعلق خیالات سے ہے، اگر ہمارا شیوہ اپنے ہی ذہنی معیاروں کی تائید اور دوسروں کے تصورات سے کدو عناد کا رہا کرے گا تو بدظنی اور کدورت اس کا لازمی نتیجہ ہوگا۔ موجودہ